

اوم شری پرماتمنے نمہ
(سولہواں باب)

جوگ کے مالک بندہ نواز شری کرشن کے سوال کھڑا کرنے کا اپنا مخصوص انداز ہے، پہلے وے موضوع کی خوبیوں کا بیان کرتے ہیں جس سے انسان اُس کی طرف متوجہ ہو، اُس کے بعد وہ اس موضوع کو صاف کرتے ہیں، مثال کے طور پر عمل کو لیں، انہوں نے دوسرے باب میں ہی تغییر دی کہ۔ ارجمن اعمل کر۔ تیسرے باب میں انہوں نے اشارہ کیا کہ معینہ عمل ہے کیا؟ تو بتایا کہ یگ کا طریقہ کار، ہی عمل ہے۔ پھر انہوں نے یگ کی شکل نہ بتا کر پہلے یہ بتایا کہ یگ آیا کہاں سے اور کیا ہے؟ چوتھے باب میں تیرہ چودہ طریقوں سے یگ کی شکل کو صاف کیا، جس کو انجام دینا عمل ہے۔ یہاں کی صاف تصویر ظاہر ہوئی ہے، جس کا خالص معنی ہے فکر، جوگ، عبادت، جومن اور حواس کی تحریک سے پورا ہوتا ہے۔

اسی طرح انہوں نے باب نو میں روحانی اور دنیوی دولت کا نام لیا ان کی خوبیوں پر زور دیا کہ، ارجمن، دنیوی خصلت والے مجھے کمتر کہہ کر پکارتے ہیں ویسے ہوں تو میں بھی انسانی جسم کی بنیاد والا، کیوں کہ انسانی جسم میں ہی مجھے یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے۔ لیکن دنیوی خصلت والے جاہل لوگ مجھے نہیں یاد کرتے، جب کہ روحانی دولت کے حامل عقیدت مند لوگ لاشریک عقیدت کے ساتھ میری عبادت کرتے ہیں لیکن ان دولتوں کی شکل، ان کی ساخت (گھن) ابھی تک نہیں بتائی گئی۔ اب باب سولہ میں جوگ کے مالک ان کی شکل صاف کرنے جا رہے ہیں، جن میں پیش ہے، پہلے روحانی جو قتل کی پیچان۔

شری بھگوان بولے

अभयं सत्त्वसंशुद्धिज्ञानयोगव्यस्थितिः ।

दानं दमश्चयज्ञश्च स्वाध्यायस्तप आर्जवम् ॥१९॥

خوف کا ہر طرح سے خاتمه باطن کی طہارت بصیرت کیلئے تاثر میں مستحکم حالت یا مسلسل لگن، سب کچھ کی سپردگی اچھی طرح نفس کشی، یگ کا برتاو (جیسا خود شری کرشن نے باب چار میں بتایا ہے) اعتدال کی آگ میں ہون، آتشِ حواس میں ہون، جان و رویا ح

میں ہون اور آخر میں آتش علم میں ہون یعنی عبادت کا طریقہ کار، جو حض من اور حواس کے باطنی عمل سے پورا ہوتا ہے، تل، جو، ویدی وغیرہ چیزوں سے ہونے والے یگ کا اس گیتا میں بتائے گئے یگ سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ شری کرشن نے ایسے کسی صوم و صلوٰۃ (کرم کا ڈن) کو یگ نہیں مانا، تحقیق یعنی اپنی شکل کی طرف مائل کرانے والا مطالعہ ریاضت یعنی من کے ساتھ حواس کو بھگوان کے مطابق ڈھالنا اور (آرجوں مث) جسم اور حواس کے ساتھ باطن کے راستی۔

अहिंसा सत्यमक्रोधस्त्यागः शान्तिरपैशुनम् ।

दया भूतेष्वलोलुप्त्वं मार्दवं हीरचापलम् ॥२॥

عدمِ تشد (آہینسا) یعنی روح کی نجات (روح کی تزلیل کی طرف لے جانا ہی) تشد ہے۔ شری کرشن کہتے ہیں، اگر میں خبردار ہو کر عمل کا برداشت نہ کروں، تو ان تمام رعایا کو مارنے والا اور دوغلہ کا مرتكب بنوں، روح کی خالص نسل ہے۔ روح مطلق، اُس کا دنیا میں بھکنا دوغلہ ہے، روح کی تشد ہے اور روح کی نجات عدمِ تشد ہے) صداقت (صداقت کا معنی حقیقت اور دل پسند تقریر نہیں ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ لباس ہمارا ہے تو کیا آپ سچ بولتے ہیں؟ اس سے بڑا جھوٹ اور کیا ہو گا؟ جب جسم آپ کا نہیں ہے فانی ہے۔ تو اسے ڈھکنے والا لباس کب آپ کا ہے؟ دراصل صداقت کی شکل جوگ کے ماک نے خود بتائی ہے کہ، ارجمن، تینوں دور میں صداقت کی کمی کبھی نہیں رہتی ہے یہ روح ہی حق ہے، یہی ماوراء صداقت ہے۔ اس صداقت پر نظر رکھتا) غصہ کا نہ ہونا، سارا کچھ کی سپردگی، مبارک نامبارک اعمال کے نتائج کا ایثار، طبیعت کی شوخی کا پوری طرح خاتمه، مقصد کے برخلاف، قابلِ مذمت کاموں کو نہ کرنا، سارے جانداروں کے اوپر رحم دلی، حواس کا موضوعات سے اتفاق ہونے کے بعد بھی ان میں لگاؤ کا نہ ہونا، نرمی، اپنے مقصد سے منہ موڑ لینے پر شرمندگی، بے کار کی کوششوں سے بازیابی اور۔

तेजः क्षमा धुतिः शौचमद्रोहो नातिमानिता ।

भवन्ति संपदं दैवीमभिजातस्य भारत ॥३॥

جلال (جو واحد بھگوان میں ہے، جس سے بھلائی وجود میں آتی ہے، جو بده میں

تحاہی وجہ تھی کہ مہما تما بده کی نظر پڑتے ہی کہ انکی ماں جسے خوفناک ڈاکو کے خیالات بدل گئے (معافی، صبر، طہارت، کسی کے ساتھ دشمنی کے احساس کا نہ ہونے، اپنے من میں خود کو عبادت کے قابل تمجھنے کے خیال کا بالکل نہ ہونا۔ یہ سب تو، اے ارجمن، روحانی دولت کو حاصل کرنے والے انسان کی نشانیاں ہیں اس طرح تمام سب چھیس نشانات بتائے۔ جو سب کی سب تو ریاضت میں کامل حالت والے انسان میں ممکن ہیں اور جزوی طور سے آپ میں بھی ضرور موجود ہیں اور دنیوی دولت سے ملوث انسانوں میں بھی ایک خصوصیات ہیں، لیکن خواہ بندہ حالت میں رہتی ہیں، تھی تو بے حد گنہ گار کو نجات کا حق ہے، اب دنیوی دولت کی خاص خاص نشانیاں بیان کرتے ہیں۔

दम्भो दर्पोऽभिमानश्च क्रोधः पारुष्यमव च ।

अज्ञानं चाभिजातस्य पार्थं संपदमासुरीम् ॥४॥

اے ارجمن! ریاء کاری، تکبیر، غرور، غصہ، سخت زبانی اور جہالت یہ سب دنیوی دولت کو حاصل کرنے والے انسان کو نشانیاں ہیں دونوں دولتوں کا کام کیا ہے۔؟
दैवी संपद्धिमोक्षाय निबन्धायासुरी मता ।

मा शुचः संनदं दैवीमभिजातोऽसि पाण्डव ॥५॥

إن دونوں طرح کی دولتوں میں سے روحانی دولت تو (foeksKk) خصوصی نجات کے لئے ہے اور دنیوی دولت بندش کیلئے مانی گئی ہے۔ ارجمن تو غم مت کرو کیوں کہ روحانی دولت کو تو نے حاصل کیا ہے۔ خصوصی نجات کو حاصل کرے گا۔ یعنی مجھے حاصل کرے گا۔ یہ دولتیں رہتی کہاں ہیں؟

द्वौ भूतसर्गौ लोकेऽस्मिन् दैव आसुर एव च ।

दैवो विस्तरशः प्रोक्त आसुरं पार्थं मे शृणु ॥६॥

اے ارجمن! اس جہان میں جانداروں کے خصائیں دولطہ کے ہوتے ہیں۔ دیوتاؤں کی طرح اور شیطانوں کی طرح، جب دل میں روحانی دولت عمل کی شکل اختیار کر لیتی ہے تو انسان ہی دیوتا ہے اور جب دنیوی دولت کی افراط ہو تو انسان ہی شیطان ہے دنیا میں یہ دو ہی ذاتیں ہیں۔ وہ چاہے عرب میں پیدا ہوا ہے، چاہے آسٹریلیا میں کہیں بھی

پیدا ہوا ہو، لیکن ہے ان دو میں سے ہی ابھی تک دیوتاؤں کے مزاج کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا، اب شیطانوں کی فطرت کو مجھ سے تفصیل کے ساتھ سن۔

پ्रवृत्तिं च निवृत्तिं च जना न विदुरासुराः ।

न शौचं नापि चाचारो न सत्यं तेषु विद्यते ॥७॥

اے ارجن! شیطانی خصلت والے لوگ (کار्यम् कर्म) فرض میں لگنے اور نافریضہ کاموں سے الگ ہونا بھی نہیں جانتے لہذا ان میں طہارت ہوتی ہے۔ نہ بتاؤ اور نہ صداقت ہی رہتی ہے اُن انسانوں کیخلاف کس طرح کے ہوتے ہیں؟

असत्यमप्रतिष्ठं ते जगदाहुनीश्वरम् ।

अपरस्परसंभूतं किमन्यत्कामहैतुकम् ॥८॥

وے شیطانی خصلت والے انسان کہتے ہیں کہ۔ یہ دنیا پناہ سے خالی ہے، بالکل جھوٹی ہے اور بلا بھگوان کے خود بخود تو البدناسل سے پیدا ہوئی ہیں۔ لہذا صرف عیش عشرت کا لطف اٹھانے کیلئے ہے اس کے سوا اور کیا ہے۔

एतां दृष्टिमवष्टभ्य नष्टात्मानोऽत्पवुद्धयः ।

प्रभवन्त्युग्रकर्मणः क्षयाय जगतोऽहिताः ॥९॥

اس غلط نظریہ کے بناء پر جس کا اعتبار ختم ہو چکا ہے، وے کم عقل، سنگ دل انسان صرف دنیا کو تباہ کرنے کے لئے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

काममाश्रित्य दुष्पूरं दम्भामानमदानिवताः ।

मोहादृगृहीत्वासद्ग्रहान्प्रवर्तन्तेऽशुचिवताः ॥१०॥

وے انسان غرور، عزت اور گھمنڈ کے حامل بن کر، کسی بھی طرح پوری نہ ہونے والی خواہشات کا سہارا لے کر، جہالت سے غلط اصولوں کو قبول کر کے، نامبارک اور بدعنوان ارادوں سے مزین ہو کر دنیا میں بتاؤ کرتے ہیں وے عزم تو کرتے ہیں، لیکن بدعنوان ہیں۔

चिन्तामपरिमेयां च प्रलयान्तामुपश्रिताः ।

कामोपभगपरामा एतावदिति निश्चिताः ॥۱۹۹॥

وے آخری سانس تک لا محدود فکرو ترد سے گھرے رہتے ہیں اور دنیوی موضوعات کا لطف اٹھانے میں لگے ہوئے ہیں۔ وے صرف اتنی ہی نشاط ہے۔ ایسا مانتے ہیں ان کی اتنی ہی تسلیم شدگی ہوتی ہے کہ جتنا ہو سکے عیش و عشرت کے سامان کو اکٹھا کرو، اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔

आशापाशशतैर्बछाः कामक्रोधपरयणाः ।

ईहन्ते कामभोगार्थमन्यायेनार्थसंचयान् ॥۱۹۲॥

امید کے سینکڑوں پھانسی کے پھندوں سے (ایک پھانسی کے پھندہ سے لوگ مر جاتے ہیں، یہاں سینکڑوں پھانسی کے پھندوں سے) بندھے ہوئے خواہش غصہ کے حامل، عیش و عشرت کو حامل کرنے کے لئے وے غیر واجب طریقہ سے دولت وغیرہ بہت سے سامانوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں آگے فرماتے ہیں۔

इदमद्य मया लब्धभिमं प्राप्ये मनोरथम् ।

इदमस्तिदमपि मे भविष्यति पुनर्धनम् ॥۱۹۳॥

وے سوچتے ہیں کہ میں نے آج یہ حاصل کیا ہے، اس تمنا کو پوری کروں گا۔

میرے پاس اتنی دولت ہے اور پھر کبھی اتنی ہو جائے گی۔

असौ मया हतः शत्रुहनिष्ये चापरानपि ।

ईश्वरोऽहमहं भोगी सिद्धाऽहं बलवान्सुखी ॥۱۹۴॥

وہ دشمن میرے ذریعہ مارا گیا اور دوسرے دشمنوں کو بھی میں ماروں گا، میں ہی پورا عالیٰ اور آب و تاب کا صارف ہوں، میں ہی کامیابیوں سے مزین، بہادر اور بامسرت ہوں۔

आद्याऽभिजनवानस्मि काऽन्योऽस्ति सदृशो मया ।

यक्षे दास्यामि मोदिष्य इत्यज्ञानविमोहिताः ॥१९५॥

میں بہت بڑا دولت مند اور بڑے خاندان والا ہوں، میرے برابر دوسرا کون ہے؟ میں یگ کروں گا، میں صدقہ دوں گا، مجھے خوشی ہوگی۔ اس طرح کی جہالت سے وے خالص فرشتگی میں رہتے ہیں کیا یگ اور صدقہ بھی جہالت ہے؟ اس پر اشلوک سترہ میں صاف ظاہر کیا ہے اتنے پر بھی وے رکتے نہیں، بلکہ تمام غلط فہمیوں کے شکار رہتے ہیں اس پر فرماتے ہیں۔

अनेकचित्तविभ्रान्ता मोहजालसमावृताः ।

प्रसक्ताः कामभोगेषु पतन्ति नरकेऽशुचौ ॥१९६॥

تمام طرح سے گم گشتگی کے شکار ہو کے طبیعت والے، فرشتگی کے جال میں پھنسنے ہوئے، دنیوی عیش و عشرت میں بے حد ڈوبے ہوئے وے شیطانی خصلت والے انسان ناپاک دوزخ میں گرتے ہیں۔ آگے شری کرشن خود بتائیں گے کہ، دوزخ کیا ہے؟

आत्मसंभाविताः स्वब्धा धनमानमदान्विताः ।

यजन्ते नामयज्ञैस्ते दम्भेनाविधिपूर्वकम् ॥१९७॥

خود بخود کو ہی افضل ماننے والے، دولت اور عزت کے نشے میں چور ہو کر وے تکبر پسند انسان شریعت کے طریقوں سے خالی صرف نام بھر کو گیوں کے ذریعہ ڈھونگ کے ساتھ یگ کرتے ہیں کیا وہی یگ کرتے ہیں، جیسا شری کرشن نے بتایا ہے؟ نہیں، اُس طریقہ کو چھوڑ کر کرتے ہیں، کیوں کہ طریقہ جوگ کے مالک نے خود بتایا ہے (باب ۲۷-۲۸ اور باب ۶-۱۰) (۱۳۳-۲۷)

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं च संश्रिताः ।

मामत्मरपरदेहेषु प्रदिष्टनोऽभ्यसूयकाः ॥१९८॥

وے دوسروں کی ندمت کرنے والے، تکبر، طاقت، غور، خواہش اور غصہ کے حامل انسان اپنے اور دوسروں کے جسم میں موجود مجھ عالم الغیب قادر مطلق سے عداوت رکھنے والے ہیں۔ شریعت کے طریقہ کے مطابق روح مطلق کی یاد کرنا ایک یگ ہے۔ جو اس طریقہ کو ترک کر محض نام کا یگ کرتے ہیں، یگ کے نام پر کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہتے ہیں، وے اپنے اور دسرے کے جسم میں موجود مجھ بھگوان سے عداوت کرنے والے ہیں (لوگ عداوت کرتے ہی رہتے ہیں اور نجی بھی جاتے ہیں، کیا یہ بھی جائیں گے؟ اس پر کہتے ہیں۔ نہیں۔)

تاناہنہ د्विष्ठतः क्रूरान्संसारेषु नराधमान् ।

क्षिपाम्यजस्त्रमशुभानासुरीष्वेव योनिषु ॥۱۹۶॥

مجھ سے عداوت کرنے والے ان گناہ گاروں، سنگ دل کمپنیوں کو میں دنیا میں مسلسل طور پر شیطانی یونیوں میں ہی گراتا ہوں، جو شریعت کے طریقوں کو ترک کر یگ کرتے ہیں وے گناہوں کے یونیوں والے ہیں، وہی انسانوں میں بذات ہیں، انہیں بد کردار کھا گیا، دوسرا کوئی بذات نہیں ہے، پیچھے کھا تھا، ایسے بذاتوں کو میں جہنم رسید کرتا ہوں اُسی کو یہاں کہتے ہیں کہ انہیں ہمیشہ رہنے والی شیطانی یونیوں میں ڈھکیتا ہوں، یہی جہنم ہے۔ عام قید خانہ کی تکلیف خوفناک ہوتی ہے۔ اور یہاں مسلسل شیطانی یونیوں میں گرنے کا سلسلہ کتنا تکلیف دہ ہے لہذا روحانی دولت کے لئے کوشش رہنا چاہئے۔

आसुरीं योनिमापन्ना मूढा जन्मनि जन्मनि ।

मामप्रायैव कौन्तेय ततो यान्त्यथामां गतिम् ॥۱۲۰॥

کون تے! جاہل انسان تمام پیدائش تک شیطانی یونی کو حاصل کرنے والے مجھے نہ حاصل کر، پہلے سے بھی زیادہ بدنجام کو حاصل کرتے ہیں جس کا نام جہنم ہے۔ اب دیکھیں، جہنم کا مخرج کیا ہے؟

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशानमात्मनः ।

काम क्रोधस्तथालोभस्तमादेतत्रयं त्यजेत् ॥२७॥

خواہش غصہ اور لائق یہ تین طرح کے جہنم کے اصل دروازے ہیں۔ یہ روح کوتاہ کرنے والے، اسے تنزل میں لے جانے والے ہیں، لہذا ان تینوں کو ترک کر دینا ہے چاہئے۔ انہیں تینوں کی بنیاد پر دنیوی دولت لگی ہوئی ہے۔ انہیں ترک کرنے سے فائدہ؟

एतैर्विमुक्तः कौन्तेय तमोद्वैरैस्त्रिभिन्नरः ।

आचरत्यात्मनः श्रेयस्ततो याति परां गतिम् ॥२२॥

کون تے! جہنم کے ان تینوں دروازوں سے آزاد ہوا انسان اپنے فلاجِ اعلیٰ کے لئے عمل کر پاتا ہے، جس سے وہ اعلیٰ نجات یعنی مجھے حاصل کرتا ہے۔ ان تینوں عیوب کو ترک کرنے پر ہی انسان معینہ عمل کرتا ہے، جس کا نتیجہ اعلیٰ شرف ہے۔

यः शास्त्रविधिमुत्सृज्य वर्तते कामकारतः ।

न स सिद्धिमवाप्नोति न सुखं न परा गतिम् ॥२३॥

جو انسان مذکورہ شریعت کے طریقہ کو ترک کر (وہ شریعت کوئی دوسرا نہیں (झیں) گھوہتامं شास्त्रम (گھٹا خود میں مکمل شریعت ہے، یہ میرے ذریعہ پاک کہی گئی (جسے خود شری کرشن نے بتایا، اُس طریقہ کو ترک کر) اپنے خیال سے برتاو کرتا ہے اُسے نہ کامیابی ملتی ہے، نہ اعلیٰ نجات اور نہ سکون ہی حاصل کرتا ہے۔

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणं ते कार्याव्यवस्थितौ ।

ज्ञात्वा शास्त्रविधानोक्तं कर्म कर्तुमिहार्हसि ॥२४॥

لہذا ارجمن! تیرا کیا فرض ہے اور کیا فرض نہیں ہے کہ انتظام میں کہ میں کیا کروں، کیا نہ کروں، اس کے انتظام میں شریعت ہی ایک مشعل راہ ہے ایسا سمجھ کر شریعت کے طریقہ سے مزین ہوئے عمل کو ہی تیرے ذریعہ کیا جانا لازمی ہے۔

باب تین میں بھی جوگ کے مالک شری کرشن نے (نیمانت کرکار) تو معینہ عمل کر، معینہ عمل پر زور دیا اور بتایا کہ۔ یگ کا طریقہ کارہی وہ معینہ عمل ہے اور وہ عبادت کے طریقہ خاص کی عکاسی ہے، جو من کو پوری طرح سے قابو میں کر کے دائی معبود میں داخلہ دلاتا ہے۔ یہاں انہوں نے بتایا کہ خواہش غصہ اور لائق جہنم کے تین خاص دروازے ہیں ان تینوں کو ترک کر دینے پر ہی اُس عمل کی (معینہ عمل کر) شروعات ہوتی ہے۔ جسے میں نے بارہا کہا تھا جو اعلیٰ شرف اور فلاح اعلیٰ دلانے والا برتاو؟ باہر دنیوی کاموں میں جتنا جو مشغول ہے، اتنا ہی زیادہ خواہش، غصہ اور لائق اُس کے پاس سجا جیا ملتا ہے۔ عمل کوئی ایسی چیز ہے کہ خواہش، غصہ اور لائق کو ترک کر دینے پر ہی اس میں داخلہ ملتا ہے، عمل برتاو ڈھل جاتا ہے۔ جو اُس طریقہ کو ترک کر اپنی مرضی سے برتاو کرتا ہے، اُس کے لئے سکون کا حصول یا اعلیٰ نجات کچھ بھی نہیں ہے اب فرض اور نافرض کے انتظام میں شریعت ہی واحد سند ہے لہذا شریعت کے طریقہ کے ہی مطابق تیر عمل کرنا مناسب ہے اور وہ شریعت ہے، گیتا۔

مغز سخن

اس باب کی ابتداء میں جوگ کے مالک شری کرشن نے روحانی دولت کا تفصیل کے ساتھ بیان کیا جس میں تصور کی حالت سب کچھ کی سپردگی، باطنی طہارت نفس کشی میں پر قابو شکل کی یاد دلانے والا مطالعہ یگ کے لئے کوشش من کے ساتھ حواس کو تپانا غصہ نہ کرنا طبیعت کا سکون کے ساتھ کام کرنا وغیرہ چیزیں پہچانیں بتائیں جو سب کی سب تو معبود کے قریب پہنچے ہوئے جوگ کی ریاضت میں لگے کسی ریاضت کش میں ہی ممکن ہے۔ جزوی طور سے سب کے اندر ہے۔

اس کے بعد انہوں نے دنیوی دولت میں خاص طور پر چار۔ چھ عیوب کا نام لیا جیسے تکبر، غرور، سختی، جہالت وغیرہ آخر میں فیصلہ دیا کہ، ارجمن! روحانی دولت تو

(विमोक्षाय) مکمل نجات کے لئے ہے، اعلیٰ مرتبہ کے حصول کیلئے ہے اور دنیوی دولت بندش اور تترنی کیلئے ہے۔ ارجمن! توں غم نہ کر، کیوں کہ تجھے روحانی دولت حاصل ہے۔
یہ دولتیں ہوتی کہاں ہیں، انہوں نے بتایا کہ اس دنیا میں انسانوں کے خصائص
دو طرح کے ہیں۔ دیوتاؤں کی طرح اور شیطانوں کی طرح جب روحانی دولت کی زیادتی
ہوتی ہے، تو انسان شیطانوں جیسا ہے، دنیا میں انسانوں کی بس دو ہی ذاتیں ہیں چاہیں، وہ
کہیں پیدا ہوا ہو، کچھ بھی کہلاتا ہو۔

اس کے بعد انہوں نے شیطانی خصلت والے انسانوں کی نشانیوں کا تفصیل سے
بیان کیا، دنیوی دولت کا حامل انسان فرض عمل میں لگنا نہیں جانتا اور جو فرض نہیں ہے۔ اُن
غیر فریضہ عمل سے الگ ہونا نہیں جانتا، وہ عمل میں جب لگا ہی نہیں تو اس میں نہ صداقت
ہوتی ہے، نہ طہارت اور نہ برتاو ہی ہوتا ہے۔

اُس کی سوچ میں یہ دنیا پناہ سے خالی، بلا معبود کے اپنے آپ تو والوں تسلسل سے
پیدا ہوئی ہے۔ لہذا صرف عیش و عشرت کے لئے ہے۔ اس سے آگے کیا ہے؟ یہ سوچ شری
کرشن کے دور میں بھی تھی۔ ہمیشہ رہی ہے۔ صرف کا کارکن (ایک لامدہ بہ فلسفی) نیک کہا
ہو کہ ایسی بات نہیں ہے۔ جب تک لوگوں کے دل و دماغ میں روحانی اور دنیوی دولت کا
اتار چڑھاوے ہے، تب تک یہ سوچ رہے گی۔ شری کرشن کہتے ہیں وے کم عقل سنگ دل
انسان سب کو نقصان پہنچانے کیلئے ہی دنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ وے کہتے ہیں، میرے
ذریعے یہ دشمن مارا گیا، اُسے ماروں گا اس طرح ارجمن، خواہش اور غصہ کے بس میں وے
انسان دشمنوں کو نہیں مارتے، بلکہ خود اور دوسروں کے اجسام میں موجود مجھ روح مطلق سے
عداوت رکھنے والے ہوتے ہیں، تو کیا ارجمن نے عہد کر کے، جیسے رخو وغیرہ کو مارا؟ اگر مارتا
ہے، تو دنیوی دولت کیا ہے اُس پرور اعلیٰ سے عداوت رکھنے والا ہے جب کہ ارجمن کو شری
کرشن نے صاف کہا کہ تجھے روحانی دولت حاصل ہے۔ غم مت کر۔ یہاں بھی صاف ہوا

کہ بھگوان کا مقام سب کے دل کی دنیا میں ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی تجھے مسلسل دیکھ رہا ہے۔ لہذا ہمیشہ شریعت میں بتائے گئے طریقہ کے مطابق ہی برتاب کرنا چاہئے، ورنہ سزا ضرور ملے گی۔

جوگ کے مالک شری کرشن نے پھر کہا کہ، شیطانی خصلت والے سنگ دل انسانوں کو میں بار بار جہنم میں گراتا ہوں، جہنم کی شکل کیا ہے؟ تو بتایا بار بار تجھے بذات یوں یوں نے گرنا ایک دوسرا کا مترادف ہے۔ یہی جہنم کی شکل ہے۔ خواہش، غصہ اور لاچ جہنم کے تین اصل دروازے ہیں ان تینوں ہر ہی دنیوی دولت کی ہوتی ہے۔ ان تینوں کو ترک کر دینے پر ہی اُس عمل کی شروعات ہوتی ہے، جسے میں نے بار بار بتایا ہے ثابت ہے کہ عمل کوئی ایسی چیز ہے، جس کی شروعات خواہش، غصہ اور لاچ کو ترک کر دینے پر ہی ہوتی ہے۔

دنیوی کاموں میں، آبرو کے ساتھ سماجی انتظامات کا فرض ادا کرنے میں جو جتنے مصروف ہیں، خواہش۔ غصہ، لاچ اُن کے پاس اتنے ہی زیادہ سنجوئے ملتے ہیں، ورثیقت ان تینوں کو ترک کر دینے پر ہی اعلیٰ معبد سے نسبت دلانے والے مقررہ اعمال سے مناسبت ہوتی ہے۔

لہذا میں کیا کروں، کیا نہ کروں؟ کیا فرض ہے، کیا فرض نہیں ہے کہ انتظام میں شریعت ہی سند ہے۔ کون سی شریعت؟ یہی گیتا شریعت (کیم نے شاstry پریس سے بڑا دوسرا شاستر کوں ہے؟ لہذا اس شریعت کے ذریعہ معین کئے ہوئے خاص عمل (حقیقی عمل) کو ہی تو کر۔

اس باب میں جوگ کے مالک شری کرشن نے روحانی اور دنیوی دونوں دولتوں کا تفصیل سے بیان کیا۔ اُن کا مقام انسانی دل کو بتایا۔ اُن کا شمرہ بتایا۔ لہذا۔

اس طرح شری مدھگود گیتا کی تمثیل اپنے دو علم تصوف اور علم ریاضت سے متعلق

شری کرشن اور ارجن کے مکالمہ میں، صفات یزداد و اہمن جوگ' دیوار یور سامپد وی�اگ یوگ' نام کا سولہواں باب مکمل ہوتا ہے۔

اس طرح قابل احترام پرم ہنس پرمانند جی کے مقلد سوامی اڑگڑا مند کے ذریعے لکھی شری مدھلود گیتا کی تشریح، یتھار تھہ (حقیقی گیتا) میں، صفات یزداد و اہمن جوگ نام کا سولہواں باب مکمل ہوا۔

ہری اوم تتس ست